- أنهم من جنس الترك، جيرانهم، وأبناء عمومتهم، مشابهون لهم في الخلقة، وما يوجد من الآثار الدالة على مخالفتهم لصفات الآدميين فكذب مناقض للأدلة الصحيحة.

ثانياً: بلادهم:

- مساكنهم الأصلية في شمالي آسيا، وتحديداً: منغوليا، وشرقي تركستان، منحازين فيها، لم يتمكنوا من الخروج بسبب ردم ذي القرنين مدداً طويلة.

ثالثاً: خروجهم وانفتاحهم:

- أن ابتداء خروجهم وقع في وقت النبي ﷺ، وبخبره: «فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه» وحلق الإبهام والسبابة. ثم لم يزل ذلك الفتح يزداد، حتى زال الردم وأندك.

- أن المخترعات الحديثة، والصناعات الراقية، مكنتهم من تجاوز الحواجز الطبيعية الأخرى، فانفتحوا على الناس من كل مكان، فبرزوا من فوق رؤوس الجبال، ونفذوا من فوق متون البحار، وصعدوا في جو السماء، وصاروا «من كل حدبٍ ينسلون»، ولم يعودوا محصورين خلف الردم لا يطلع عليهم أحد.

- أن انفتاح يأجوج ومأجوج، وخروجهم الابتدائي قد وقع، وحصل منهم الإفساد في الأرض على الناس عموماً، وعلى المسلمين والعرب خصوصاً، كفتنة التتار، في المشرق، وغزوات المجار في بلاد أوربه.

- أن خروجهم في آخر الزمان، الموصوف في حديث النواس بن سمعان، بعد فتنة المسيح الدجال لا يدل على أنهم لم يخرجوا قبل ذلك، إذ المراد بالخروج التحول من محل إلى محلٍ آخر، وليس ابتداء الخروج.

مكتبة ابن سعدي (١٤)
رسالتان في
فتنة الدجال
و
يأجوج ومأجوج
تأليف
الشيخ العلامة عبد الرحمن بن ناصر بن عبد الله السعدي
رحمه الله تعالى
(١٣٠٧هـ - ١٣٧٦هـ)
تحقيق وتعليق
د. أحمد بن عبد الرحمن بن عثمان القاضي
يطبع لأول مرة
دار ابن الجوزي

الله تعالى أخبر أنه استجاب لعبده نوح فى دعائه على أهل الارض بقوله (رب لا تذر على الارض من الكافرين دياراً) وقال تعالى (فأنجيناه وأصحاب السفينة) وقال (وجعلنا ذريته هم الباقين) وتقدم فى الحديث المروى فى المسند والسنن أن نوحا ولد له ثلاثة وهم سام وحام ويافث فسام أبو العرب وحام أبو السودان ويافث أبو الترك فيأجوج ومأجوج طائفة من الترك وهم مثل المغول وهم أشد بأساً وأكثر فساداً من هؤلاء ونسبتهم اليهم كنسبة هؤلاء إلى غيرهم . وقد قيل إن الترك إنما سموا بذلك حين بنى ذو القرنين السد والجأ يأجوج ومأجوج إلى ما وراءه فبقيت منهم طائفة لم يكن عندهم كفسادهم فتركوا من ورائه * فلهذا قيل لهم الترك.

ومن زعم أن يأجوج ومأجوج خلقوا من نطفة آدم حين احتلم فاختلطت بتراب فخلقوا من ذلك وأنهم ليسوا من حواء فهو قول حكاه الشيخ أبو زكريا النواوى فى شرح مسلم وغيره وضعفوه وهو جدير بذلك إذ لا دليل عليه بل هو مخالف لما ذكرناه من أن جميع الناس اليوم من ذرية نوح بنص القرآن * وهكذا من زعم أنهم على أشكال مختلفة واطوال متباينة جداً . فمنهم من هو كالنخلة السحوق، ومنهم من هو غاية فى القصر . ومنهم من يفترش أذناً من أذنيه ويتغطى بالأخرى فكل هذه أقوال بلا دليل ورجم بالغيب بغير برهان . والصحيح أنهم من بنى آدم وعلى اشكالهم وصفاتهم . وقد قال النبى (ص) (إن الله خلق آدم وطوله ستون ذراعا) ثم لم يزل الخلق ينقص حتى الآن . وهذا فيصل فى هذا الباب وغيره . وما قيل من أن أحدهم لا يموت حتى يرى من ذريته ألفاً فان صح فى خبر قلنا به والا فلا نرده إذ يحتمله العقل والنقل أيضا قد يرشد اليه والله أعلم . بل قد ورد حديث مصرح بذلك ان صح قال الطبرانى حدثنا عبد الله بن محمد بن العباس الاصبهانى حدثنا أبو مسعود احمد بن الفرات حدثنا أبو داود الطيالسى حدثنا المغيرة عن مسلم عن أبى اسحاق عن وهب بن جابر عن عبد الله بن عمرو عن النبى (ص) قال (ان يأجوج ومأجوج من ولد آدم ولو أرسلوا لأفسدوا على الناس معائشهم ولن يموت منهم رجل إلا ترك من ذريته ألفاً فصاعداً . وان من ورائهم ثلاث أمم (تاويل وتاريس ومنسك) . وهو حديث غريب جداً واسناده ضعيف . وفيه نكارة شديدة * وأما الحديث الذى ذكره بن جرير فى تاريخه أن رسول الله (ص) ذهب اليهم ليلة الاسراء فدعاهم إلى الله فامتنعوا من اجابته ومتابعته وأنه دعا تلك الامم التى هناك (تاريس وتاويل ومنسك) فاجابوه فهو حديث موضوع اختلقه أبو نعيم عمرو بن الصبيح أحد الكذابين الكبار الذين اعترفوا بوضع الحديث والله اعلم .

فان قيل فكيف دل الحديث المتفق عليه أنهم فداء المؤمنين يوم القيامة وأنهم فى النار ولم يبعث اليهم رسل . وقد قال الله تعالى (وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا) فالجواب أنهم لا يعذبون إلا بعد قيام الحجة عليهم والاعذار اليهم كما قال تعالى (وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا) فان كانوا فى زمن

الحافظ ابن كثير
البداية والنهاية
منشورات مكتبة المعارف بيروت

میں مختلف ناموں سے پکاری گئی ہیں اور جن کا آخری قبیلہ یورپ میں میگو کے نام سے روشناس ہوا۔ اور ایشیاء میں تارتاریوں کے نام سے اسی قوم کی ایک شاخ تھی۔ جسے یونانیوں نے سیتھین Seythian کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسی کے حملوں کی روک تھام کے لئے سائرس نے سد تعمیر کی تھی۔

منگولیا:

شمال مشرق کے اس علاقہ کا بڑا حصہ اب "منگولیا" کہلاتا ہے۔ لیکن "منگول" لفظ کی ابتدائی شکل کیا تھی؟ اس کے لئے جب ہم چین کے تاریخی مصادر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (اور ہمیں اسی طرف رجوع ہونا چاہیے کیونکہ وہ منگولیا کے ہمسایہ میں ہے) تو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم نام "موگ" تھا۔ یقیناً یہی "موگ" ہے جو چھ سو برس قبل مسیح یونانیوں میں "میگ" اور "مے گاگ" پکارا جاتا ہوگا۔ اور یہی عبرانی میں "ماجوج" ہو گیا۔

چین کی تاریخ میں ہمیں اس علاقہ کے ایک اور قبیلہ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جو "یواچی" Yueh- Chi کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہی یواچی ہے جس نے مختلف قوموں کے مخارج و تلفظ سے گذر کر کوئی ایسی شکل اختیار کرلی تھی کہ عبرانی میں "یاجوج" ہو گیا۔

اس امر کی وضاحت کیلئے ضروری ہے کہ ان نتائج پر ایک اجمالی نظر ڈال لی جائے۔ جو مختلف قوموں کے نسلی جغرافیائی اور لغوی علایق کی بحث و تنقیب سے پیدا ہوئے ہیں اور جو موجودہ زمانے میں تاریخ اقوام کے طے شدہ مبادیات ہیں۔

کرۂ ارض کی بلند سطح کا وہ حصہ جو شمال مشرق میں واقع ہے۔

"جب ہزار برس پورے ہوچکیں گے۔ تو شیطان قید سے چھوڑ دیاجائے گا۔ اور وہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی۔ یعنی یاجوج اور ماجوج کو گمراہ کرنے اور لڑانے کیلیۓ جمع کرنے نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ وہ تمام زمین کی وسعتوں پر چڑھ جائے گا۔(۲۰:۷)

گاگ اور مے گاگ:

یاجوج اورماجوج کیلیۓ یورپ کی زبانوں میں GOGاور MAGOGنام مشہور ہوگئے ہیں۔ اور شارحین تورات کہتے ہیں کہ یہ نام سب سے پہلے تورات کے ترجمہ سبعینی[1] میں اختیار کئے گئے تھے۔ لیکن کیا اس لئے اختیار کئے گئے تھے کہ جوج اور ماجوج کا یونانی تلفظ یہی ہوسکتا تھا یا خود یونانی میں پہلے سے یہ نام موجود تھے؟ اس بارے میں شارحین کی راہیں مختلف ہیں۔ لیکن زیادہ قوی بات یہی معلوم ہوتی ہی کہ یہ دونوں نام اسی طرح یااس کے قریب قریب یونانیوں میں بھی مشہور تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ کون قوم تھی؟ تمام تاریخی قرائن متفق طور پر شہادت دے رہے ہیں۔ کہ اس سے مقصود صرف ایک ہی قوم ہوسکتی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔

یعنی شمال مشرقی میدانوں کے وہ وحشی مگر طاقت ور قبائل جن کا سیلاب قبل از تاریخ عہد سے لے کرنویں صدی مسیحی تک برابر مغرب کی طرف امنڈتا رہا۔ جن کے مشرقی حملوں کی روک تھام کیلیۓ چینیوں کو سینکڑوں میل لمبی دیوار بنانی پڑی تھی۔ جن کی مختلف شاخیں تاریخ

[1] ترجمہ سبعینی سے مقصود تورات کا وہ پہلا یونانی ترجمہ ہے جو اسکندریہ میں شاہی حکم سے ہوا تھا۔ اور جس میں ستر علمائے یہود شریک تھے۔

اصحاب کہف
اور
یاجوج ماجوج
امام الہند ابوالکلام آزادؒ